سامی ادیان میں تصورِ مسیحِ دجال کا تقابلی جائزہ

A Comparative Analysis of the Antichrist Concept in Semitic Religions

Murad Ahmad
Teacher, Elementary and Secondary
Education Department, KP
Email: ahdmurad1@gmail.com
ORCID: https://orcid.org/0000-0003-2101-3612

Dr. Muhammad Zakariya
Lecturar department of Islamic Studies
Abdul Wali Khan University Mardan
Email: zaka336@gmail.com

Mr. Kifayat Ullah
Teacher , Elementary and Secondary
Education Department, KP
Email: muftikifayat42@gmail.com

Abstract

According to religious beliefs, there are many opinions about the Dajjal. Some people consider him to be a fictitious character while others consider him to be a symbol or an allegory. Besides, some people interpret him with a system. However, this study presents a comparative analysis of the views of Muslims, Jews, and Christians regarding the Dajjal. The Muslims and the Christians agree that he is the greatest temptation near doomsday that will try to lead people astray from the true religion in various ways. To suppress him, Allah Almighty will send Christ Jesus who will eliminate the Dajjal. However, the view of the Jews is completely different from that of the Muslims and the Christians in this matter. They consider the Dajjal to be their messiah and are eagerly awaiting his coming. They say that the coming messiah will be from the descendants of the messenger David. He will be a great king who, together with the Jews, will destroy all religions.

Keywords: Antichrist Concept, Semitic Religions, Analysis of the Antichrist Concept

تمہید

دین کے حوالے سے دجال کے متعلق بہت سی آراء سننے کو ملتی ہیں۔ دجال کو بہت سے لوگ ایک فرضی کردار سمجھتے ہیں جب کہ بہت سے لوگ اس کو ایک علامت یا تمثیل سمجھتے ہیں۔ بعض لوگ دجال کو ایک نظام کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں۔ بہر حال اس تحقیق میں دجال کے متعلق مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کے نظریات کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ مسلمان اور عیسائی اس بات پر متفق ہیں کہ دجال قربِ قیامت کا ایک عظیم الشان فتنہ ہے

جو مختلف طریقوں سے لوگوں کو گمراہ کرکے دینِ حق سے دور لے جانے کی کوشش کرے گا اور اس کے سرکوبی کے لیے اللہ تعالیٰ مسیح عیسیٰ کو اتاریں گے جن کے ہاتھوں دجال کا خاتمہ ہوگا تاہم یہودیوں کا نظریہ اس مسئلے میں مسلمانوں اور عیسائیوں سے بالکل جداگانہ ہے۔ وہ دجال کو اپنا مسیحا سمجھتے ہیں اور شدت سے اس کے آنے کا انتظار کررہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ آنے والے مسیح داود کے نسل سے ہوگا۔ وہ ایک عظیم الشان بادشاہ ہوگا جو یہودیوں کے ساتھ مل کر تمام ادیان کا خاتمہ کرے گا۔ زیر نظر تحقیق میں بنیادی طور پر چار مباحث ہیں:

بحث اول: لفظِ مسیح اور دجال کی لغوی تحقیق اور مصداق

بحث دوم: مسلمانوں کے ہاں تصورِ مسیح دجال

بحث سوم: عیسائیوں کے ہاں تصورِ مسیح دجال

بحث چہارم: یہودیوں کے ہاں تصورِ مسیحِ دجال

خلاصہ بحث

بحث اول: لفظِ مسیح کا لغوی معنی اور مصداق

لفظ مسیح اسمِ مشتق ہے یا اسم موضوع؟ اس کے متعلق دو رائے ہیں:

پہلی رائے: ابو عبیدہ فرماتے ہیں مسیح در حقیقت عبرانی زبان کا لفظ ہے جو اصل میں "مشیحا" تھا پس جب عربی زبان میں منتقل ہوا تو مسیح بن گیا جیسا کہ عیسیٰ عبرانی زبان میں "یشوع" اور موسیٰ عبرانی زبان میں "میشا" یا "موشیٰ" تھا اس رائے کے مطابق "مسیح" لفظِ موضوع ہے۔[1]

دوسری رائے یہ ہے کہ "مسیح" مشتق ہے اور یہی اکثر حضرات کی رائے ہیں۔

مسیح کا اطلاق دجال پر بھی ہوتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام پر بھی، جب یہ دجال کے لیے استعمال ہو تو مسیح دجال استعمال ہوتا ہے اور جب صرف مسیح کہا جائے تو اس سے مراد عیسیٰ ابن مریم ہوتا ہے البتہ دجال مسیحِ ضلالت ہے اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مسیح ہدایت ہے۔ دجال کو مسیح کہنے کی تین وجوہات ہیں:

دجال کی ایک آنکھ بالکل سپاٹ اور بے نور ہے اس لیے اس کا نام مسیح پڑ گیا۔ اس صورت میں مسیح "ممسوح" کے معنی میں ہوگا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ دجال تھوڑے سے عرصہ میں پوری دنیا میں پھرے گا اس وجہ سے اس کو مسیح کہا جاتا ہے اس صورت میں یہ مساحت سے مشتق ہے۔ تیسری وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ مریض پر ہاتھ پھیرے گا تو وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ اس صورت میں یہ "مَسَحَ" سے مشتق ہوگا۔[2]

جہاں تک عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح کہنے کی وجوہات ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول یہ ہے کہ مسیح "مَسَحَ" سے ہے جس کا معنی "ہاتھ پھیرنا" ہے اس معنی کے لحاظ سے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ عیسیٰ جب کسی مریض پر ہاتھ پھیرتے تو وہ تندرست ہو جاتا۔ احمد بن یحیٰ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ مساحت سے مشتق ہے اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام تبلیغ کی غرض سے پھرتے رہتے جس کی وجہ سے یہ نام پڑ گیا۔ اس صورت میں مسیح کا اطلاق عیسیٰ علیہ السلام پر بطورِ مبالغہ ہو گا۔ چوتھی وجہ یہ ہے کہ اس کے پاؤں کے نیچے کا حصہ بالکل سپاٹ تھا اور جس شخص کے پاؤں کا نچلا حصہ بالکل برابر ہو اسے "ممسوح القدمین" کہا جاتا ہے۔ پانچویں وجہ یہ ہے کہ اس کو مبارک پاک تیل لگایا گیا تھا جیسا کہ بنی اسرائیل میں اس کا رواج تھا۔[3]

دجال کا لغوی معنی

دجال "دَجَلَ " سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ دجل کا معنی ہے " جھوٹ بولنا، فریب دینا، ملمع سازی کرنا، ڈھانپ دینا اور پردہ ڈالنا"۔

دجال کی جمع سالم "دجالون "اور جمع مکسر "دجاجلہ "ہے۔ دجال کا معنی ہے "بڑا جھوٹا، دھوکہ باز، دعوی کرنے والا، گمراہ کرنے والا، حق باطل کے ساتھ خلط ملط کرنا"۔[4] "دجلۃ" ایک معروف دریا ہے اس کو دجلہ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس کا پانی زمین کو ڈھانپتی ہے۔ مسیحِ دجال کا دجل اس کا جھوٹ اور سحر ہے۔ اس کو دجال اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ حق باطل کے ساتھ خلط ملط کرے گا یا اس کی ساتھ اتنی لشکریں ہوں گی کہ وہ زمین کو ڈھانپ دے گی یا لوگوں کو کفر سے ڈھانپ دے گا یا وہ رب ہونے کا دعوی کرے گا۔ ابو عمرو فرماتے ہیں کہ دجال ملمع ساز ہے "دجلتَ السیف "کا معنی ہے کہ تم نے تلوار کو سونے کا پانی دیا۔ علامہ ازہریؒ فرماتے ہیں کہ ہر کذاب دجال ہے۔[5]

بحث دوم: مسلمانوں کے ہاں تصور مسیح دجال

قربِ قیامت میں ظہور پذیر ہونے والی علاماتِ قیامت میں سے ایک نشانی ظہورِ دجال ہے جو اس زمانہ میں ظہور پذیر ہونے والے تمام فتنوں میں سب سے خطرناک اور بڑا فتنہ ہے۔ اہلِ سنت والجماعت بالعموم، فقہا کرام اور محدثین عظام کے ہاں دجال اور اس کا ظہور بر حق ہے جس کے متعلق احادیث نبویہ میں کافی تفصیلات موجود ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے دجال کا حلیہ، اس کے ظہور کا زمان ومکان، اس کے عجائب وغرائب اور شعبدہ بازیاں، اس سے بچاؤ کے لیے اعمال اور اس کی ہلاکت کے متعلق ساری تفصیلات امت کے سامنے واضح کر دی ہے[6] البتہ قرآن مجید میں دجال کا تذکرہ موجود نہیں ہے جس کے متعلق وضاحت درج ذیل ہے:

قرآن میں دجال کے عدمِ ذکر کی حکمت

جب دجال اتنا بڑا فتنہ ہے کہ کئی احادیث میں ان کے فتنوں اور شرور کا ذکر آیا ہے نبی کریم ﷺ بلکہ سابقہ انبیاء کرام نے اس سے لوگوں کو ڈرایا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے فتنوں سے استعاذہ کا حکم دیا ہے تو پھر قرآن کریم میں دجال کا ذکر کیوں نہیں؟ اور اس کی کیا حکمت ہے؟

علامہ ابن حجر عسقلانی نے اس سوال کے کئی جوابات دیئے ہیں ایک جواب یہ ہے کہ دجال کا تذکرہ اگرچہ قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ نہیں ہے لیکن کئی آیات میں اس کی طرف ضمناً اشارہ ہوا ہے[7] جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا"[8]

"جس دن تیرے پروردگار کی کوئی نشانی آگئی، اس دن کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے لیے کارآمد نہیں ہوگا۔"

اس آیت کی تفسیر میں جامع ترمذی کی روایت پیش کی جاتی ہے کہ ان نشانیوں سے کون سی نشانیاں مراد ہیں۔ ارشاد نبوی ہے: کہ تین نشانیاں ایسی ہیں جس کے ظاہر ہونے پر کسی کو ایمان لانا فائدہ نہیں دے سکے گا: (1) خروجِ دجال (2) دابۃ الارض کا ظاہر ہونا (3) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔[9]

دوسرا جواب: قرآن کریم میں سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کی آمد کا ذکر ملتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

"وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ"[10]

"اور نہیں ہوگا اہل کتاب میں سے کوئی بھی مگر اس پر ایمان لا کر رہے گا اس سے کی موت سے قبل"

"وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ"[11]

"اور یقیناً (عیسی علیہ السلام) قیامت کی نشانی ہے۔"

عیسیٰ اور دجال ایک دوسرے کے ضد ہیں، اس لیے ضدین میں سے ایک کے ذکر پر اکتفاء کیا گیا ہے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام مسیح الہدایت اور دجال مسیح الضلالت ہے۔

تیسرا جواب: قرآن کریم میں دجال کے بعد آنے والے فتنے یعنی یاجوج اور ماجوج کا تذکرہ آیا ہے اور اختصاراً دجال کا تذکرہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ علامہ بلقینی کی رائے یہ ہے کہ قرآن کریم میں صرف ماضی کے مفسدین کا ذکر ہے، آنے والوں کا نہیں ہے اور چونکہ دجال آنے والے فتنوں میں ہے اس لیے اس کا تذکرہ قرآن مجید میں نہیں ملتا۔[12]

لیکن یہ رائے درست نہیں ہے کیونکہ قرآن کریم میں یاجوج وماجوج کا ذکر ملتا ہے[13] جو آئندہ والے مفسدین کے فہرست میں شمار ہوتے ہیں۔

چوتھا جواب: ایک رائے یہ ہے کہ قرآن کریم نے دجال کا ذکر اس کے فتنے کی وجہ سے نہیں کیا۔ وہ آخری زمانے کا بہت بڑا فتنہ ہو گا۔ اس کا ذکر قرآن کریم میں اس لیے ترک کیا گیا ہے تاکہ اللہ ایسے بہت سے لوگوں کو گمراہی میں رہنے دے جو اللہ تعالیٰ کے رسول کی احادیث کو جھٹلاتے ہیں، ان کو شک کی نظر سے دیکھتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ کی طرف ان کی نسبت میں عیب نکالتے ہیں۔[14]

دجال انسان ہے

اہل علم کے ہاں صحیح قول یہ ہے کہ مسیح دجال انسان ہو گا۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں خواب میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ اچانک ایک موٹے سرخ گھونگھریالے بالوں والا آدمی پر نظر پڑی جو داہنی آنکھ سے کانا تھا۔[15] اس روایت میں "رجل" کا لفظ ہے جو اس بات کا واضح دلیل ہے کہ دجال انسان ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ دجال جوان اور گھونگھریالے بالوں والا ہے جس کی داہنی آنکھ نکلی ہوئی ہے۔ میں اس کی تشبیہ عبد العزی سے دیتا ہوں۔[16] یہ بھی واضح دلیل ہے کہ دجال انسان ہے۔ تمیم داری کی روایت میں ہے کہ وہاں پر ایک انسان تھا جس سے بڑا انسان ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔[17] ایک روایت میں ہے کہ مسیح دجال پست قد آدمی ہے جس کے دونوں پاؤں کے درمیان فاصلہ ہو گا۔ وہ گھونگھریالے بالوں والا اور کانا ہے۔[18]

ان ہی دلائل کی روشنی میں علامہ مناویؒ فرماتے ہیں کہ دجال انسان ہے جو آخری زمانے میں نکلے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے انسانوں کو آزمائش میں ڈالے گا اور اس کو ایسی چیزوں کی قدرت دے رکھی ہو گی جس سے عقلیں حیران رہ جائے گی اور کئی لوگ اس کی وجہ سے دھوکے میں پڑ جائیں گے۔ ہاں! جس کو اللہ ثابت قدمی نصیب فرمائے۔[19]

علامہ البانی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صریح ہے کہ دجال اکبر انسان ہے اور اس کی ساری صفات بشری ہے خصوصاً جس روایت میں اس کی تشبیہ عبد العزیٰ بن قطن کے ساتھ دی گئی ہے جو کہ صحابہ میں سے تھا۔ پس دجال بشر ہے البتہ اس کا فتنہ بہت بڑا ہو گا جس پر صحیح احادیث دلالت کر رہی ہیں۔[20]

دجال کا بشر ہونا صحابہ کرام اور ان کے بعد جمہور کا قول ہے جیسا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمر، جابر بن عبد اللہ، ابوذر رضی اللہ عنہم کا قول ہے اور ان کے بعد یہ علامہ ابن بطال، بیہقی، ابن کثیر، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، علامہ شوکانی کی رائے ہیں۔ البتہ ان حضرات میں بعض کی رائے یہ ہے ابن صیاد دجال ہے اور سیدنا عمر بن خطاب، عبد اللہ بن عمر، جابر بن عبد اللہ ابوذر رضی اللہ عنہم کا قول ہے۔ ابن بطال[21] اور علامہ قرطبی[22]، امام نووی[23]، علامہ شوکانی[24] کا بھی یہی قول ہے۔ یہ حضرات بطورِ دلیل یہ روایت پیش کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے

سیدنا عمر بن خطاب نے قسم اٹھا کر کہا یہ ابن صیاد دجال ہے اور نبی کریم ﷺ نے اس پر کوئی نکیر نہیں فرمائی۔[25] اس کا یہ جواب ممکن ہے کہ شاید اس نے یہ قسم ظاہری احوال کے اعتبار سے کھائی ہو کہ شروع میں معاملہ الجھا ہوا تھا اور نبی کریم ﷺ نے نکیر اس لیے نہیں فرمائی کہ انہیں کسی ایک جانب یقین نہیں تھا پھر اس کے بعد معاملہ واضح ہو گیا جیسا کہ تمیم داری کی روایت میں ہے۔ باقی صحابہ کرام کا قسم ظن غالب کے اعتبار سے تھا نہ کہ یقین کے اعتبار سے۔

دوسری رائے یہ ہے کہ ابن صیاد دجال اکبر نہیں ہے کیونکہ دجال اکبر کا تذکرہ جساسہ والی روایت میں تفصیل سے آیا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

"یہ شیطانی احوال کے برعکس ہے جیسا کہ عبد اللہ بن صیاد کا حال، جو نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ظاہر ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے معاملے میں توقف سے کام لیا یہاں تک کہ معاملہ واضح ہو گیا کہ وہ دجال نہیں ہے البتہ کاہنوں میں سے ہے۔"[26]

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ ابن صیاد کے متعلق کچھ صحابہ کرام کا خیال یہ تھا کہ وہ دجال ہے حالانکہ وہ دجال نہیں تھا۔۔۔ مقصد یہ ہے کہ وہ دجال اکبر نہیں تھا جس کا ظہور آخری زمانہ میں ہو گا اور اس کی دلیل فاطمہ بن قیس کی روایت ہے جو اس معاملہ میں فیصل کی حیثیت رکھتا ہے۔[27]

دجال کے خلقی اوصاف

دجال کی شکل وصورت رسول اللہ ﷺ نے کامل و مکمل طور پر ہمارے لئے بیان فرمایا ہے جس کے باعث اس سے پہچاننے میں کوئی شک وشبہ نہیں رہ جاتا۔ کچھ علامتیں تو دور سے نظر آجائیں گی اور کچھ قریب سے۔ جب آپ اسے دور سے آتا ہو دیکھیں گے تو وہ آپ کو کوتاہ قد عظیم الجثہ آدمی نظر آئے گا۔ رنگ گندمی اور سرخ ہو گا، اس کی جلد صاف ہو گی اور اس کے رخسار لال، اس کا سر اژدہے کی مانند بڑا ہو گا[28]، اس کے بال سخت گھونگھریالے ہوں گے۔[29] یوں لگے گا جیسے ان میں پانی اور ریت ملی ہوئی ہے۔ بہت گنے ہوں گے یوں معلوم ہو گا کہ اس کے بال درخت کی ٹہنیاں ہیں۔ اس کے قدموں کے اگلے حصے قریب قریب ہوں گے اور اس کے چہرے کی دائیں جانب بالکل سپاٹ ہو گی، نہ اس میں آنکھ ہو گی نہ آبرو۔ اس کی بائیں آنکھ بہت ہی روشن اور سبز رنگ کی ہو گی۔ ایسے لگے گا جیسے ستارہ ہے جو موتی کی مانند چمک رہا ہے گویا کہ وہ ابھرا ہوا سبز رنگ کا فانوس ہے جو اس کے رخسار پر اس طرح لٹک رہا ہے جیسے تیرتا ہوا انگور کا دانہ یا دیوار پر پڑا رینٹ[30] یعنی وہ کانا ہو گا، دائیں آنکھ مٹی ہوئی ہو گی جس میں کوئی نور نہیں ہو گا، بائیں آنکھ ابھری ہوئی، تیرتی ہوئی اور اس کے رخساروں پر لٹکی ہوئی ہو گی۔[31]

دجال کی اتنی تعریف کافی تھی مگر اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ اس کا حلیہ ہمارے لیے اور بھی واضح ہو جائے اور

اس کا ئی گوشہ بھی مخفی نہ رہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا جامع وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "لفظِ کافر" لکھا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کے رسول نے کے ہجے کئے یعنی "ک۔ف۔ر" اس لفظ کو ہر پڑھا اور ان پڑھ مومن پڑھ سکے گا۔[32]

دجال سے ڈرانا

ہر نبی نے دجال کے فتنہ سے اپنی اپنی امتوں کو ڈرایا ہے جس کہ وجہ یہ ہے کہ کسی نبی اور امت پر اللہ تعالیٰ نے دجال کا زمانہ ظہور واضح نہیں کیا البتہ اس امت کے لیے اتنی بات واضح کر دی گئی کہ دجال قربِ قیامت میں ظاہر ہو گا اس لیے حفظِ ماتقدم کے طور پر نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا:

"ما من نبي إلا أنذر الدجال الأعور الكذاب ألا إنه أعور وأن ربكم ليس بأعور مكتوب بين عينيه كافر"[33]

"ہر نبی نے کذاب اور کانے دجال سے (اپنی امت کو) ڈرایا ہے۔ اچھی طرح سمجھ لو! دجال کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اس کے آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوا ہے۔"

ایک حدیث میں ہے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم کو پیدا کیا اس وقت سے دجال سے بڑا فتنہ کبھی نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء مبعوث کئے ہیں، سب نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے۔ میں سب سے آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو، وہ یقیناً تم میں نکلے گا، پس اگر وہ اس حال میں نکلا کہ میں موجود ہوں تو میں ہر مسلمان کی طرف سے اس سے لڑوں گا اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو ہر آدمی اپنی طرف سے اس سے لڑے گا اور میری جگہ اللہ تعالیٰ میرے نائب ہوں گے۔ وہ شام اور عراق کے درمیان ایک علاقے سے نکلے گا، پس دائیں اور بائیں فساد پھیلائے گا۔[34]

دجال کا مقامِ خروج

دجال کے مقامِ خروج کے متعلق روایات میں چار جگہوں کا تذکرہ آیا ہے:

1۔ سرزمینِ مشرق یعنی خراسان: ایک حدیث میں ہے "

"الدجال يخرج من أرض بالمشرق يقال لها: خراسان"[35]

"دجال کا خروج سرزمینِ مشرق سے ہو گا جسے خراسان کہا جاتا ہے۔"

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ کسی سے پوچھا کہ عراق میں ایسا کوئی علاقہ ہے جسے خراسان کہا جاتا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: دجال کا خروج اسی علاقہ سے ہو گا۔[36]

2۔ اصفہان: ایک روایت میں ہے کہ دجال کا خروج اصفہان سے ہو گا۔ ارشاد ہے:

"يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْبِهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ"[37]

"دجال کے پیروکار اصفہان کے ستر ہزار یہودی ہوں گے جنہوں نے طیلسانی چادریں پہنی ہوں گی۔"

3۔ حوزوکرمان: ایک روایت میں حوزوکرمان کا تذکرہ بھی آیا ہے۔ روایت ملاحظہ ہو:

"لينزلن الدجال خوز وكرمان في سبعين ألفًا"[38]

دجال ستر ہزار لوگوں سمیت حوزوکرمان میں داخل ہو گا۔"

4۔ شام و عراق کی درمیانی گھاٹی: ایک روایت میں ہے:

"وإنه يخرج من خلة بين الشام والعراق، فيعيث يميناً ويعيث شمالاً"[39]

"دجال شام اور عراق کے درمیان ایک گھاٹی سے نمودار ہو گا اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔"

روایات میں تطبیق: ان روایات میں تطبیق اس طرح دی گئی ہے کہ دجال کا خروج اولین شام اور عراق کی وسطی گھاٹی سے ہو گا، مگر اس وقت اس کی شہرت نہ ہو گی اور اس کے اعوان و انصار یہودیہ گاؤں میں اس کے منتظر ہوں گے۔ وہ وہاں جائے گا اور ان کو ساتھ لے کر پہلا پڑاؤ حوزوکرمان میں کرے گا۔ پھر مسلمانوں کے خلاف اس کا خروج خراسان سے ہو گا اور یہودیہ میں جو یہودی اس کا انتظار کر رہے ہوں گے وہ ترک نسل کے ہوں گے۔ ان کے چہرے چوڑے اور ناک چپٹی ہو گی۔[40]

علامہ رشید گنگوہی فرماتے ہیں کہ خروج دجال دو معنی میں مستعمل ہے۔ ایک دجال کا ہم پر نکلنا یعنی مسلمانوں کے مقابلہ میں آنا۔ دوسرا مطلق نکلنا یعنی اس کا ظہور ہونا۔ پہلے معنی کے اعتبار سے وہ سرزمینِ مشرق سے نکلے گا، جس کو خراسان کہا جاتا ہے۔ دوسرے معنی کے اعتبار سے اس کا خروج شام اور عراق کے درمیان کی گھاٹی سے ہو گا۔ اور اس کے علاوہ جو دوسرے مقامات روایات میں مذکور ہیں وہاں دجال کی آمد ہو گی۔[41]

مسلم کی ایک روایت سے بھی یہ اشکال دور ہو جاتا ہے جس میں مکمل تفصیل موجود ہے کہ پہلے پہل دجال کا ظہور مشرق کی طرف ہو گا جہاں سے وہ مدینہ منورہ کا رُخ کرے گا اور احد کے پیچھے پڑاؤ ڈالے گا لیکن فرشتے وہاں سے اس کا رُخ پھیر کر شام جانے پر مجبور کر دے گا جہاں اس کا کام تمام ہو گا۔[42]

دجال کا زمان و مکان

مسیح دجال اس وقت زندہ ہے البتہ متعین مدت کے لیے ایک گرجے میں بند ہے۔ ایک تفصیلی روایت میں

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تمیم داری کا آنکھوں دیکھا واقعہ لوگوں کے سامنے بیان کر دیا کہ تمیم داری لخم اور جذام قبیلہ کے تیس آدمیوں کے ہمراہ ایک سمندری کشتی پر سوار ہوا۔ موجیں مہینہ بھر ان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتی رہیں یہاں تک کہ وہ ایک جزیرے پر لنگر انداز ہو گئے۔ اس وقت سورج ڈب چکا تھا۔ وہ ایک چھوٹی سی کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے۔ جب وہ جزیرے میں داخل ہوئی تو ان کو ایک عورت ملی جس کے جسم پر بہت بال تھے، بالوں کی کثرت کی وجہ سے انہیں اس کے آگے پیچھے کا کوئی پتہ نہیں چل رہا تھا۔ انہوں نے کہا تیرا ناس ہو کیا چیز ہو؟ اس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں۔ انہوں نے پوچھا یہ جساسہ کیا چیز ہے؟ اس نے کہا اے لوگوں گرجے میں موجود اسی آدمی کی طرف جاؤ، وہ تمہاری خبریں سننے کا بڑے شوق سے انتظار کر رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب اس نے آدمی کا نام لیا تو ہمیں خوف لاحق ہوا کہ کہیں یہ عورت شیطان ہی نہ ہو۔ کہتے ہیں پھر ہم جلدی سے چل کر گرجے میں داخل ہو گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ بھاری بھر کم شکل وصورت کا ایک آدمی ہے جس کے گھٹنوں سے لے کر ٹخنوں کے درمیان اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ لوہے کی زنجیروں سے مضبوطی سے بندھے ہوئے ہیں۔ ہم نے پوچھا: تیرا ناس ہو تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میرا پتہ تو تمہیں چل ہی گیا ہے، یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟ ہم نے کہا ہم عربی ہیں۔ ایک سمندری کشتی میں سوار ہوئے، سمندر موجزن تھا، مہینہ بھر موجیں ہمارے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتی رہیں، یہاں تک کہ ہم تیرے اس جزیرے کے کنارے لگ گئے۔ جو کشتی دستیاب تھی اس میں بیٹھ کر ہم جزیرے میں داخل ہوئے، وہاں ہمیں ایک عورت ملی جس کے بدن پر بہت سے بال تھیں، بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے آگے پیچھے کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا: تیرا ناس ہو تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں جساسہ ہوں۔ ہم نے پوچھا یہ جساسہ کیا ہے؟ اس نے کہا گرجے میں چلے جاؤ جہاں موجود آدمی تمہاری خبریں سننے کا بہت شوق سے انتظار کر رہا ہے۔ ہم بھاگم بھاگ تمہاری طرف چلے آئے۔ ہم تو اس سے خوفزدہ ہو گئے تھے اور خدشہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں وہ شیطان ہی نہ ہو۔ اس نے پوچھا: مجھے بیسان کی نخلستان کا حال بتاؤ۔ ہم نے کہا اس نخلستان کے بارے میں کونسی بات پوچھنا چاہتا ہے۔؟ اس نے کہا: میں پوچھ رہا ہوں کہ کیا نخلستان پھل دے رہا ہے؟ ہم کہا: ہاں۔ اس نے جلدی سے وہ بے بار ہو جائے گا۔ پھر اس نے پوچھا: مجھے بحیرہ طبریہ کے بارے میں بتایئے۔ ہم پوچھا اس کی کونسی بات معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا: اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا: اس کا پانی جلد ختم ہو جائے گا۔ پھر اس نے کہا: مجھے زغر کے چشمہ کے بارے میں بتایئے۔ ہم نے کہا: کونسی بات معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کیا چشمے میں پانی ہے اور وہاں رہنے والے اس پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں وہاں پانی بہت ہے اور لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ پھر اس نے پوچھا کہ مجھے جساأمیوں کے نبی کے متعلق بتایئے وہ کیا کر رہے ہیں؟ ہم نے کہا

وہ مکہ سے نکل کر یثرب میں قیام پذیر ہیں۔ اس نے پوچھا کیا عربوں نے اس کے ساتھ جنگ کی ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے پوچھا: اس نے ان کا کیسے مقابلہ کیا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ قریب قریب کے عربوں پر غالب آچکے ہیں۔ انہوں نے اس کی اطاعت قبول کرلی ہے۔ اس نے پوچھا: کیا واقعی ایسا ہوا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: ان کے حق میں بہتر ہے کہ وہ اس کی اطاعت کریں۔ اپنے میں میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں مسیح ہوں، مجھے عنقریب خروج کی اجازت مل جائے گی، میں نکل کر سیر کروں گا اور چالیس راتوں میں مکہ اور مدینہ کے سوا ہر بستی کو گرادوں گا، وہ دونوں میرے لیے ممنوع ہیں اور اگر ان میں سے کسی ایک بستی کا قصد کروں گا تو ایک فرشتہ ہاتھ میں برہنہ تلوار لیے میرا سامنا کرے گا اور اس کی مدافعت کرے گا، اس بستی کے ہر سوراخ اور راستے پر فرشتے پہرہ دیں گے۔ فاطمہ کہتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر اپنا عصا مار کر کہا: یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے یعنی مدینہ ہے۔ دیکھو کیا میں نے تمہیں یہ قصہ نہیں سنایا؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں، بتایا ہے۔[43]

ظہورِ دجال کی نشانیاں

امت کو محتاط کرنے اور فتنہ دجال سے محفوظ رکھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ دجال کی تمام نشانیاں کھول کر بیان کی ہے:

ضروریات زندگی کی قلت: اسماء بن یزید بن سکن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے گھر تشریف فرما تھے۔ آپ نے دجال کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے ظہور سے پہلے تین سال اس ترتیب سے آئیں گے کہ پہلے سال آسمان تہائی حصہ بارش روک لے گا اور زمین تہائی حصہ نباتات بند کر دے گی۔ دوسرے سال آسمان دو تہائی بارش اور زمین اپنی دو تہائی پیداوار روک دے گی۔ تیسرے سال آسمان اپنی پوری بارش اور زمین اپنی پوری روئیدگی روک دے گی جس کی وجہ سے دانت والے جانور (یعنی درندے) اور کھر والے جانور (یعنی گائے، بکری، ہرن وغیرہ) ہلاک ہو جائیں گے۔[44]

دجال کی آمد سے پہلے بارشوں کا رک جانا اور زمینی پیداوار یا کم یا ناپید ہو جانے کی وجہ سے دجال کا فتنہ کامیاب ہو گا لیکن درحقیقت اس کی حکمت یہ ہے کہ لوگ سمجھ لیں یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے۔ دجال کا اس میں کوئی دخل نہیں اور دوسری حکمت یہ ہے کہ مسلمانوں کو یقین ہو جائے کہ ظہور کرنے والا دجال ہی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے نبی نے ڈرایا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی علامات اور نشانیاں مختلف روایات میں بیان ہوئی ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1) دجال کے ظہور سے قبل ہی امام مہدی کا ظہور ہو گا۔[45]

2) دجال کے بعد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہو گا۔[46]

3) بیسان کی کھجور کا پھل دنیا چھوڑ دے گی۔[47]

4) بحیرہ طبریہ کا خشک ہو جائے گی۔[48]

5) زغر چشمہ کا خشک ہو جائے گی۔[49]

6) ایک حدیث میں ہے مسلمان قسطنطنیہ کو فتح کر کے غنیمتیں تقسیم کریں گے کہ اتنے میں شیطان پکار کر کہے گا کہ تمہارے پیچھے دجال نکل آیا ہے، تو لوگ وہاں سے پورے نکل جائیں گے لیکن یہ خبر جھوٹی ہو گی۔جب وہ شام پہنچیں گے تو حقیقت میں وہ نکل آئے گا۔[50]

7) بیت المقدس کا آباد ہونا اور مدینہ کی ویرانی بھی دجال کے ظہور کی نشانی ہے۔[51]

8) ملحمہ عظمیٰ یعنی جنگِ عظیم بھی ظہورِ دجال کی نشانیوں میں سے ہے۔[52]

9) عربوں کی تعداد کا کم ہونا اور یہودیوں کی تعداد کا بڑھ جانا جیسا کہ ایک روایت میں ہے:ام شریک رضی اللہ عنہا نے پوچھا اے اللہ کے رسول! عرب اس دن کہاں ہوں گے تو آپ نے فرمایا کہ وہ اس زمانے میں تھوڑے ہوں گے۔[53]

10) دجال کا خروج اس زمانے میں ہو گا جس میں لوگ اس کے تذکرے سے غافل ہو جائیں گے اور ائمہ منبروں پر اس کا تذکرہ چھوڑ دیں گے۔[54]

دجال کے سپاہی اور پیروکار

روایات میں دجال کے پیروکاروں کی دو قسمیں بیان ہوئی ہیں۔پہلی قسم کے لوگوں کی صفت درج ذیل روایت میں بیان ہوئی ہیں۔

"يتبعه أقوام كأن وجوههم المجان المطرقة"[55]

."دجال کی پیروی کرنے والے لوگ چوڑے چہرے اور تہہ در تہہ ڈھالوں کی طرح ابھرے رخساروں والے ہوں گے۔"

دوسری روایات میں صراحت ہے کہ دجال کے پیروکار اصفہان کے یہودی ہوں گے جنہوں نے مخصوص قسم کے چادر زیبِ تن کئے ہوں گے:

"يخرج الدجال من يهودية أصبهان معه سبعون ألفًا من اليهود عليهم السيجان"[56]

"دجال اصفہان کے یہودیوں میں نکلے گا جس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے جنہوں

نے سبز رنگ کی چادریں پہنی ہوں گی۔"

"يتبع الدجال من يهود أصبهان، سبعون ألفا عليهم الطيالسة[57]

"اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی کریں گے جنہوں نے طیالسی چادر پہنے ہوں گے۔"

البتہ ایک روایت میں "**يتبع الدجال من أمّتي سبعون ألفًا**"[58] کے الفاظ ہیں جس کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ستر ہزار افراد امتِ محمدیہ کے مسلمانوں میں سے ہوں گے حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ یہاں امت سے امتِ دعوت یعنی یہود مراد ہیں کیونکہ پہلے والے دونوں صحیح روایات میں بھی یہود ہی مذکور ہیں۔[59] دوسری بات یہ ہے کہ یہ روایت بہت ضعیف ہے کیونکہ اس میں ایک راوی "ابوہارون" متروک ہے۔[60]

دجال کی مدتِ حیات

دجال بہت توڑا عرصہ دنیامیں رہے گا یعنی صرف چالیس دن تک دجال کا فتنہ ہو گا اور پھر عیسی ابن مریم نازل ہو کر اس کے فتنے کا قلع قمع کریں گے۔ ارشاد نبوی ہے:

قُلْنَايَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمْعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا، اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ[61]

صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم نے پوچھا: دجال کتنے عرصہ کے لیے دنیا میں رہے گا؟ آپ نے فرمایا: چالیس دن۔ ایک دن سال کی طرح ہو گا، دوسرا دن مہینے کی طرح، تیسرا دن ہفتہ کی طرح اور باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ صحابہ کرام نے پھر پوچھا کہ جو دن سال کے برابر ہے کیا اس میں صرف پانچ نمازیں کافی ہوجائے گی۔ جس پر آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم خود اندازہ لگاؤ (اور اندازے کے مطابق نماز پڑھا کرو)

دجال کی خوارقِ عادات

دجال آخری زمانے کا فتنہ ہے اور فتنہ بھی بڑا اور بہت سخت۔ وہ بہت بڑا جادوگر ہے جو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے ان کے سامنے کئی قسم کے کرتب دکھائے گا جن کا تذکرہ صحیح احادیث کے حوالے سے ملاحظہ ہو۔

درحقیقت دجال بہت بڑا جادوگر اور شعبدہ باز ہو گا لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے اس کے پاس جنت اور جہنم ہو گا حالانکہ جسے وہ جنت دکھائے گا وہ جہنم اور جسے جہنم کے طور پر پیش کرے گا وہ جنت ہو گی۔[62] ایک روایت

میں ہے کہ اس کے پاس جنت اور جہنم کی طرح دو چیزیں ہو گی، جس کو وہ جنت کہے گا وہ جہنم اور جس کو جہنم کہے گا وہ جنت ہو گی۔[63] ایک روایت میں بجائے جنت اور جہنم کے پانی اور آگ کا ذکر آیا ہے[64]

اس کا ایک فتنہ یہ ہے کہ وہ بدو سے کہے گا کہ اگر میں تمہارے ماں باپ زندہ کر دوں تو کیا تم میرے رب ہونے کی گواہی دو گے؟ وہ کہے گا کہ ہاں۔ پھر شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں اس کے سامنے کھڑا ہو جائے گا۔ وہ کہیں گے اے میرے بیٹے اس کی پیروی کرو، یہ تمہارا رب ہے۔[65]

ایک قوم کے پاس سے گزرے گا جو اس کی تکذیب کرے گا اور اس کے تمام چرنے والے جانور ہلاک ہو جائیں گے۔[66] وہ کھنڈرات کے پاس سے گزرے گا اور ان سے کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دو تو وہاں کے خزانے اس کے پیچھے پیچھے چلیں گے جیسا کہ شہد کی مکھیاں اپنے ملکہ کے پیچھے چلتی ہیں۔[67]

ایک فتنہ اس کا یہ بھی ہے کہ وہ ایک قبیلہ کے پاس سے گزرے گا جو اس کی تصدیق کریں گے تو وہ آسمان سے بارش برسانے اور زمین سے نباتات اگانے کا حکم دے تو بارش بھی برسے گی اور نباتات بھی اگائے گی یہاں تک کہ اس کے مویشی اسی دن سے بہت زیادہ موٹے تازے ہونے شروع ہو جائیں گے، ان کے پہلو تن جائیں گے اور ان کے تھن دودھ سے بھر جائیں گے۔[68]

دجال کی خوارقِ عادت اور فتنوں میں ایک فتنہ یہ ہو گا کہ وہ کسی انسان پر قابو پا کر اس کو قتل کر دے گا، پھر اسے آرے سے دو حصوں میں چیر ڈالے گا، پھر کہے گا میرے اس بندے کی طرف دیکھو میں اسے دوبارہ زندہ کروں گا، تو کیا میرے سوا کوئی دوسرا رب ہے؟ چنانچہ وہ اسے دوبارہ زندہ کرے گا اور اس سے پوچھے گا کہ تمہارا رب کون ہے؟ وہ کہے گا میرا رب تو اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہارے متعلق مجھے آج کے دن سے بڑھ کر کبھی بصیرت حاصل نہیں تھی۔[69]

فتنہ دجال سے بچاؤ کا نبوی طریقہ

دجال کا فتنہ اگرچہ فی نفسہ عظیم الشان فتنہ ہے لیکن نبی اکرم ﷺ نے اس کے فتنہ سے بچاؤ کے اسباب بیان کر دئے جو کہ درج ذیل ہے:

اس کی حالت اور صفات کی پہچان: نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کے سامنے اس کے خلقی صفات بیان کر دئے ہیں یہاں تک کہ اگر اس کا ظہور ہو جائے تو کسی کے لیے اس کا معاملہ مخفی نہ رہا۔ یہی وجہ ہے کہ علماء کرام نے دجال کے متعلق احادیث کی نشر و شاعت کا حکم دیا ہے تا کہ لوگوں کو اس کے فتنوں کا پہچان ہو سکے اور ہر بندہ اپنی بچاؤ کے فکر میں لگ جائے۔

اس کے فتنوں اور شرور سے استعاذہ: آپ ﷺ نماز میں یہ دعا مانگا کرتے تھے:""اے اللہ! میں آگ کے فتنہ سے، قبر کے فتنے سے، عذابِ قبر سے، غنی کے فتنہ سے، فقر کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیرے پناہ مانگتا ہوں۔[70]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : " إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ ؛ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ ، يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ[71]

جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھ لیں تو (نماز کے آخر میں) چار چیزوں سے پناہ مانگے۔ کہے: اے اللہ! میں جہنم کے عذاب، عذابِ قبر، زندگی اور موت کے فتنہ اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

.قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ. عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ المحيا والممات[72]

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب، عذابِ قبر، فتنہ مسیح دجال اور زندگی و موت کی فتنہ سے پناہ مانگوں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کو یہ دعا ایسا سکھاتے تھے جیسا کہ ان کو قرآن کی کوئی سورت سکھاتے فرماتے: کہو" اللَّهُمَّ! إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ"[73]

سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات پڑھنا دجال کے فتنہ سے بچاؤ کا سبب ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے:

من حفظ عشر آيات من أول سورة الكهف عصم من الدجال[74]

جس نے سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات پڑھ لی وہ دجال سے محفوظ کر لیا گیا۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ سورۃ الکہف کے شروع میں ایسی عجائب اور نشانیاں بیان ہوئی ہیں کہ جو شخص بھی اس میں غور و فکر اور تدبر کرتا ہے وہ دجال کے فتنہ میں مبتلا نہ ہو گا۔[75]

دجال سے دور بھاگنا: درحقیقت آج اس پُر فتن دور میں فتنوں میں مبتلا ہونے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ لوگ جب نئے فتنوں کے بارے میں سنتے ہیں تو شوق کے لیے ایسی جگہوں پر جانا اور ان چیزوں میں دلچسپی لینے کا عام رواج بن گیا ہے جو انتہائی خطرناک ہے ایسے مواقع پر جانے سے حدیث میں روکا گیا ہے:

من سمع بالدجال فلينأ عنه، فوالله إن الرجل ليأتيه وهو يحسب أنه مؤمن فيتبعه

مما يبعث به من الشبهات[76]

جو دجال کے متعلق سنے وہ اس سے دور بھاگے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! ایک آدمی دجال کے پاس اس خیال سے آئے گا کہ وہ تو کامل مومن ہے لیکن وہ دجال کے مکر و فریب کی وجہ سے اس کا پیروکار بن جائے گا۔

اعمال صالحہ میں مشغولی: کسی بھی قسم کے فتنہ سے بچنے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنے اعمال و فرائض میں لگ جائے اور اس طرف توجہ ہی نہ دے۔ ارشاد نبوی ہے:

بادروا بالأعمال ستاً: طلوع الشمس من مغربها، أو الدخان، أو الدجال، أو الدابة، أو خاصة أحدكم، أو أمر العامة[77]

چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے ہی اعمال میں لگ جاؤ! سورج کے مغرب سے طلوع ہونے، دھویں، دجال، دابۃ الارض کے ظہور، خصوصی اور عمومی فتنے سے۔

دجال کی انتہاء

دجال کی انتہاء اور ہلاکت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ہو گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اور عظیم الشان حکمت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول دجال کے خروج کے ساتھ ہی ہو گا کیونکہ مسلمانوں کے لیے اس وقت وہی سہارا اور ثابت قدمی کا ذریعہ ہوں گے تا کہ دجال کے شبہات اور مکر و فریب کا خاتمہ ہدایت کی نشانیوں کے ذریعہ ہو۔ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو دجال پر مسلط کر دیں گے اور وہ ملکِ شام میں بابِ لد کے پاس اسے پا کر قتل کر دیں گے:

نزل عيسى بن مريم صلى الله عليه وسلم .. فإذا رآه عدو الله أي الدجال ذاب كما يذوب الملح في الماء، فلو تركه لانذاب حتى يهلك، ولكن يقتله الله بيده فيريهم دمه في حربته[78]

عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے جب اللہ تعالیٰ کا دشمن اسے دیکھ لیں گے وہ پگھلنے لگے گا جیسا کہ نمک پانی میں پگھلتا ہے۔ اگر وہ اسے چھوڑ دے وہ پگھل کر ہلاک ہو لیکن اللہ تعالیٰ اس کو عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں مروائیں گے اور وہ لوگوں کو اس کا خون نیزہ پر دکھائیں گے۔

پھر عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی جانب سفید منارے سے اتریں گے اور دجال کو بابِ لد کے پاس پالیں گے اور وہی پر اس کا کام تمام کر دیں گے۔[79]

ایک روایت میں ہے کہ تمام انبیاء کرام باپ شریک بھائی ہیں، البتہ ان کی مائیں الگ الگ ہیں۔ میں عیسی ابن مریم کے زیادہ قریب ہوں، وہ اتریں گے پس تم اسے پہچان لو، وہ سرخ و سفید رنگت والے انسان ہے گویا کہ اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو حالانکہ وہ گیلا نہیں ہو گا۔ وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔ مال کی فراوانی ہو گی۔ جزیہ ختم کریں گے۔ اس کے زمانہ میں اسلام کے علاوہ تمام ادیان کا خاتمہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کانے کذاب دجال کو ہلاک فرمائیں گے۔ ایسا امن وامان ہو گا کہ شیر بکریوں کے ساتھ، چیتا گائے کے ساتھ چریں گے اور بچے سانپ کے ساتھ کھیلیں گے اور وہ ایک دوسرے کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔[80]

بحث سوم: عیسائیوں کے ہاں تصور مسیح الدجال

عیسائیوں کے ہاں مسیح الدجال کا تصور پایا جاتا ہے اور وہ اسے (Antichrist) یا مخالف مسیح سے تعبیر کرتے ہیں۔ کتاب مقدس میں مخالف مسیح یعنی دجال کا تذکرہ چار مرتبہ آیا ہے:

"اے لڑکو! یہ اخیر وقت ہے اور جیسا تم نے سنا ہے کہ مخالفِ مسیح آنے والا ہے۔ اسکے موافق اب بھی بہت سے مخالفِ مسیح پیدا ہو گئے ہیں۔ اس سے ہم جانتے ہیں کہ یہ اخیر وقت ہے۔"[81]

"کون جھوٹا ہے سوا اسکے جو یسوع کے مسیح ہونے کا انکار کرتا ہے؟ مخالفِ مسیح وہی ہے جو باپ اور بیٹے کا انکار کرتا ہے۔"[82]

"اور جو کوئی روح یسوع کا اقرار نہ کرے وہ خدا کی طرف سے نہیں اور یہی مخالفِ مسیح کی روح ہے جسکی خبر تم سن چکے ہو کہ وہ آنے والی ہے بلکہ اب بھی دنیا میں موجود ہے۔"[83]

"کیونکہ بہت سے ایسے گمراہ کرنے والے دنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں جو یسوع مسیح کے مجسم ہو کر آنے کا اقرار نہیں کرتے۔ گمراہ کرنے والا اور مخالفِ مسیح یہی ہے۔"[84]

دانیال علیہ السلام کے کتاب میں بھی دجال کا ذکر ملتا ہے۔ اس میں مذکور ہے:

"اور وہ حق تعالیٰ کے خلاف باتیں کرے گا اور حق تعالیٰ کے مقدسوں کو تنگ کرے گا اور مقررہ اوقاتِ شریعت کو بدلنے کی کوشش کرے گا اور وہ ایک دور اور دوروں اور نیم دور اس کے حوالہ جائیں گے۔"[85]

اس عبارت میں دجال اور اس کی شرارتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور مخلص لوگوں کو پریشان کرے گا ان کو دینِ الٰہی سے بہکانے کی کوشش کرے گا۔ ایک جگہ ارشاد ہے:

"اے بھائیو! ہم اپنے خداوند یسوع مسیح کے آنے اور اسکے پاس اپنے جمع ہونے کی بابت تم سے درخواست کرتے ہیں۔

کہ کسی روح یا کلام یا خط سے جو گویا ہماری طرف سے ہو یہ سمجھ کر کہ خداوند کا دن آ پہنچا ہے تمہاری عقل دفعتہً پریشان نہ ہو جائے اور نہ تم گھبراؤ۔ کسی طرح سے فریب میں نہ آنا کیونکہ وہ دن نہیں آئیگا جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو۔ جو مخالفت کرتا ہے اور ہر ایک سے جو خدا یا معبود کہلاتا ہے اپنے آپ کو بڑا ٹھہراتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ خدا کے مقدِس میں بیٹھ کر اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے۔ کیا تمہیں یاد نہیں کہ جب میں تمہارے پاس تھا تو تم سے یہ باتیں کہا کرتا تھا؟ اب جو چیز اسے روک رہی ہے تاکہ وہ اپنے خاص وقت پر ظاہر ہو اسکو تم جانتے ہو۔ کیونکہ بے دینی کا بھید تو اب بھی تاثیر کرتا جاتا ہے مگر اب ایک روکنے والا ہے اور جب تک کہ وہ دور نہ کیا جائے روکے رہیگا۔ اس وقت وہ بے دین ظاہر ہو گا جسے خداوند یسوع اپنے منہ کی پھونک سے ہلاک اور اپنی آمد کی تجلی سے نیست کریگا۔ اور جسکی آمد شیطان کی تاثیر کے موافق ہر طرح کی جھوٹی قدرت اور نشانوں اور عجیب کاموں کے ساتھ۔ اور ہلاک ہونے والوں کے لئے ناراستی کے ہر طرح کے دھوکے کے ساتھ ہو گی اس واسطے کہ انہوں نے حق کی محبت کو اختیار نہ کیا جس سے انکی نجات ہوتی۔ اسی سبب سے خدا انکے پاس گمراہ کرنے والی تاثیر بھیجے گا تاکہ وہ جھوٹ کو سچ جانیں۔ اور جتنے لوگ حق کا یقین نہیں کرتے بلکہ ناراستی کو پسند کرتے ہیں وہ سب سزا پائیں۔"[86]

بحث چہارم: یہودیوں کا تصور دجال

یہود ابتداء ہی سے مسیح کے انتظار میں جسے عبرانی زبان میں مسیا کہتے ہیں جس کا معنی ہے وہ شخص جس پر مبارک تیل ملا گیا ہو۔ یہودیوں کا نظریہ ہے کہ یہی مسیح ان کو دنیا کی پریشانیوں اور ذلتوں سے نجات دلائے گا۔ وہ ظلم وجور کے بعد دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ وہ آج تک اس کے انتظار میں ہے۔ اس کا تعلق داود کے نسل سے ہے۔ اس کے ظہور کے وقت پوری دنیا پر یہودیوں کا راج ہو جائے اور یہودیت کے علاوہ تمام ادیان کا قلع قمع ہو جائے گا اور سارے لوگ یہودیوں کے خادم بن جائیں گے یہاں تک کہ ایک یہودی کے سینکڑوں خادم ہوں گے۔[87] اس کے متعلق ان کے کتاب اشعیاء کی عبارتیں ملاحظہ ہو:

"عنقریب مسیح حکومت پر قابض ہو گا اور تمام امتوں کے قائدین ان کے سامنے سرنگوں ہوں گے تاکہ وہ سب کی قیادت کریں۔"[88]

"عنقریب سارے عالم کے لوگ ایک اللہ وحدہ کی عبادت کریں یعنی بنی اسرائیل کے خدا کی۔"[89]

"عنقریب مسیح بادشاہ داود اور بادشاہ سلیمان کے نسل میں سے آئے گا۔"[90]

"شر اور طغیان اس کے قیادت کے سامنے نہیں جم سکے گا۔"[91]

"عنقریب سارے یہود اسی کی بدولت اپنے وطن میں جمع ہو سکیں گے۔"[92]

دراصل تورات میں مسیح دجال اور مسیح عیسیٰ دونوں کی خبر دی گئی تھی، مگر جب مسیحِ ہدایت یعنی سیدنا عیسیٰ تشریف لائے تو یہود نے ان کو مسیح ضلالت سمجھا اور ان کے قتل کے درپے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے شر سے محفوظ رکھ کر سیدنا عیسیٰ کو آسمان پر اٹھالیا، مگر یہود کا خیال یہ ہے کہ انہوں نے مسیح ضلالت کو کیفر کردار تک پہنچادیا اور وہ مسیحِ ہدایت کا انتظار کر رہے ہیں، چنانچہ آخر زمانہ میں جب مسیح ضلالت یعنی دجال پیدا ہو گا تو یہود بڑھ کر اس کی پیروی کریں اور اسی اشتباہ کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ مسیح ہدایت کو آسمان سے اتاریں گے جو مسیح ضلالت کو قتل کریں گے۔[93]

یہودیوں کے ہاں قیامت سے مراد یہوداہ کی مملکت قائم ہونے کا دن ہے۔ جنت سے مراد ان کی جھنڈوں کا بلند ہونا اور دشمن کے جھنڈوں کا پست ہونا ہے۔[94]

بہرحال دجال کے متعلق یہودیوں کا درج ذیل عقیدہ ہے:

1۔ یہود جن کا اعتقاد یہ ہے کہ حضرت داود علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک قائم کا ظہور ہو گا جس کی عند اللہ مقبولیت کا یہ عالم ہو گا کہ اگر وہ دعا کے لئے اپنے ہونٹ حرکت میں لائے تو ساری مخلوق پر موت طاری ہو جائے یہود کے ہاں وہ مسیح ہو گا۔

2۔ یہودیت کا یہ نظریہ بھی ہے کہ وہ یہودیوں کا بادشاہ ہو گا وہ تمام یہودیوں کو بیت المقدس میں آباد کرے گا ساری دنیا پر یہودیوں کی حکومت قائم کرے گا دنیا میں پھر کوئی خطرہ یہودیوں کے لیے باقی نہیں رہے گا تمام یہودی مخالف قوتوں کا خاتمہ کر دیا جائے گا اور ہر طرف امن امان کا دور دورہ ہو گا۔

3۔ یہودی کتب میں دجال کو "مسیا" کے نام سے یاد کیا گیا ہے جو دراصل "مسیح" کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ یہودیت کے موجودہ دینی صحائف کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات بھی واضح ہو جائے گی کہ ان کی موجودہ کتب اور اور ذخیرہ علوم مسیح کے ذکر دے، جسے وہ کبھی "مسیح"[95]، کبھی "سن آف گارڈ"[96]، اور کبھی "سن آف مین"[97] کہتے ہیں۔

دانیال وہ کتاب ہے جس میں دجال اکبر کی نشاندہی ہوتی ہے جیسا کہ دانیال اور دیگر کتب میں ہے:

"چوتھی مملکت لوہے کی طرح مضبوط ہو گی۔ لوہے سے تو ساری چیزیں چور چور ہو جاتی ہیں لہٰذا جس طرح لوہے سے وہ کچلی جاتی ہیں، اسی طرح اس چوتھی مملکت سے سب چور چور ہو کر پِس جائے گا۔"[98]

دوسری جگہ ہے:

"اور ایک بادشاہ آئے گا جس کے لوگ بادشاہ اور مقدس کو مسمار کریں گے اور اس کا انجام گویا طوفان کے ساتھ ہوگ۔ اور آخر تک لڑائی رہے گی۔ بربادی ہوچکی ہوگی اور وہ ایک کے لیے بہتوں سے عہد قائم کرے گا اور فصیلوں پر اجاڑنے والی مکروہات رکھی جائیں گی، یہاں تک کہ بربادی کمال کو پانچ جائے گی۔"[99]

"اور بادشاہ اپنی مرضی کے مطابق چلے گا اور تکبر کرے گا اور سب معبودوں سے بڑا بنے گا اور انہوں کے خلاف بہت حیرت انگیز باتیں کہے گا اور اقبال مند ہو گا، یہاں تک قہر کی تسکین ہو جائے گی، کیوں کہ جو کچھ مقرر ہو چکا ہے واقع ہو گا۔"[100]

"اے صیہون کی بیٹی خوشی سے چلاؤ! اے یروشلم کی بیٹی! مسرت سے چیخو! دیکھو تمہارا بادشاہ آرہاہے۔ وہ عادل ہے اور گدھے پر سوار ہے خچر یا گدھ کے بچے پر۔ میں یوفریم سے گاڑی کو اور یروشلم سے گھوڑے کو علیٰحدہ کروں گا، جنگ کے پر توڑ دیے جائیں گے۔ اس کی حکمرانی سمندر اور دریا سے زمین تک ہو گی۔"[101]

"اس طرح اسرائیل کی ساری قوموں کو ساری دنیا سے جمع کروں گا چاہے وہ جہاں کہیں بھی جا بسے ہوں اور انہیں ان کی اپنی سرزمین میں جمع کروں گا، انہیں سرزمین میں ایک ہی قوم کی شکل دے دوں گا، اسرائیل کی پہاڑی پر، جہاں ایک ہی بادشاہ ان پر حکومت کرے گا۔"[102]

ان کا مسایا یعنی نجات دہندہ یہودی النسل ہو گا بنی یہودا (حضرت یعقوب کی پہلی بیوی سے بیٹا) کے قبیلے سے ہو گا اور حضرت داؤد علیہ السلام (بادشاہ پیغمبر) کے شاہی خاندان سے ہو گا۔ اور تخت داؤد کا جانشین ہو گا۔ وہ انسانی نسل سے گوشت پوست کا ایک انسان ہو گا اور عام انسانوں کی طرح پرورش پائے گا۔ لیکن وہ ایک غیر معمولی اور بہت سی پراسرار طاقتوں والا ہو گا۔

وقت مقررہ سے پہلے خود اسے بھی علم نہیں ہو گا کہ وہ یہودی قوم کا نجات دہندہ اور خدا کا منتخب کردہ ہے۔ خدا اس کی آمد کے وقت اس کو اس کا مقام بتادے گا، تب وہ یہودیوں کا نجات دہندہ بن کر انتہائی حیرت انگیز قوتوں کے ساتھ سامنے آئے گا۔ وہ عظیم نجات دہندہ، عظیم سپہ سالار، عظیم جج، عظیم عالم دین اور نسل انسانی کا انتہائی باکمال اور عظیم ترین بادشاہ ہو گا۔ اس کی ذہانت انتہا درجہ کی ہو گی، دنیا بھر میں موجود دکھے کھاتے اور ذلیل ورسوا یہودیوں کو جمع کرکے اسرائیل میں بسائے گا۔ ان کے عقیدہ کے مطابق وہ مسجد اقصیٰ کو شہید کرکے اس کی جگہ یہودیوں کا قبلہ بیت المیکدش (ہیکل سلیمانی) کی تعمیر کرے گا۔[103]

مسایا تمام غیر یہودیوں کے خلاف ایک خوفناک جنگ کرکے ان سب کو ہلاک کردے گا وہ حضرت داؤد علیہ السلام کی سلطنت کو شان و شوکت کے ساتھ قائم کرے گا، اس عظیم سلطنت اسرائیل کی سرحدیں عراق کے دریائے فرات سے مصر کے دریائے نیل تک پھیلی ہوں گی، پھر وہ تمام یہودی احکامات شریعت "متزواہ" یہودیوں کی خود ساختہ شریعت پر عمل درآمد کروائے گا، خدا نے دنیا کی بادشاہت کو صرف حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل (یہودی) کے لئے مخصوص کر رکھا ہے، وہ ایک عظیم پیغمبر ہوگا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کم عظیم پیغمبر ہوگا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسا تو کوئی بھی پیغمبر نہیں۔ ساری دنیا اس کی عقل و ذہانت اور طاقتوں کی وجہ سے اس کو بادشاہ تسلیم کرلے گی، دنیا کے سارے مذاہب ختم ہو جائیں گے، صرف یہودیت باقی رہے گی، غیر یہودی کبھی یہودی نہیں بنیں گے اور نہ ان کو یہودی مذہب اختیار کرنے دیا جائے، البتہ وہ سب ہلاک کردیئے جائیں گے۔

یہودیوں کے ہاں مسیح دجال کی اقسام

یہود کے ہاں تصور مسیح کے حوالہ سے جب بات کی جائے تو اس سے مراد ایک مسیح ابن یوسف اور دوسرا مسیح ابن داود، اس میں مسیح ابن یوسف کا ظہور پہلے ہوگا اور یہ Armilus کے ہاتھوں مارے جائیں گے، اس کے بعد مسیح ابن داود ظاہر ہوگا، جو Armilus کو قتل کریں گے۔

Jewish Encyclopaedia میں کسی ایسے بادشاہ کے لئے جو مسیح کے خلاف اٹھ کھڑا ہوگا "Armilus" نام سے جانا جاتا ہے۔ جو کہ مخالف مسیح یا دجال کا متبادل ہوگا "Armilus" ایک بادشاہ جو قیامت کے قریب مسیح کے مخالف جلوہ گر ہوگا۔ مسیحا کے ہاتھوں شکست کھائے گا اور اس سلسلہ میں اسرائیل کو بہت زیادہ مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔"[104]

شاہ Armilus مقدس شہر کو فتح کرے گا۔ سارا سامان لوٹے گا اور شہریوں کو قتل کرے گا۔ انہی کے ساتھ یوسف کے قبیلے کا آدمی (مسیح بن یوسف) بھی قتل ہوگا۔ پھر یہود ایک عمومی مہم چلائے گی اور انہیں جنگلوں کی طرف بھاگنے پر مجبور کرے گا۔ جہاں انہیں بے شمار مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جب وہ مکمل طور پر صاف ہو جائیں گے تب مسیح (بن داود) کا ظہور ہوگا۔ وہ Armilus سے یروشلم چھینے گا اور اسے جہنم واصل کرکے مکمل نجات دلائے گا۔[105]

انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنز میں Jewish Messianism کا مقالہ نگار رقمطراز ہے:

> "جو آخری دنوں میں ظاہر ہوگا اور حکومت الٰہی کے قیام کا سلسلہ شروع کرے گا اور اسرائیل کو بحال کرکے دنیا کی مثالی سلطنت بنادے گا۔[106]

یہودیت کا خیال ہے خدا نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہی اسرائیل کو ان کے ملک میں دوبارہ آباد کرے گا۔

"لیکن میں پھر اسرائیل کو مسکن میں لاؤں گا اور یہوداکے گناہوں کا پتہ نہ چلے گا کیوں کہ میں جن کو باقی رکھوں گا ان کو معاف کروں گا۔"[107]

خلاصہ بحث

اس سارے بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان، یہودی اور عیسائی سب ہی قربِ قیامت میں مسیح کے نزول کے انتظار میں ہے اور سب کا یہ عقیدہ ہے کہ اس زمانے میں ہر طرف ظلم، بے دینی اور بربریت کا راج ہو گا تاہم مسیح آکر اس ظلم وبربریت اور بے دینی کا خاتمہ فرمائیں گے۔ باطل سے لڑیں گے اور اسے پاش پاش کر دیں گے۔ اس زمانے میں دینِ حق غالب ہو گا اور اس کے مقابلے میں تمام ادیانِ باطلہ کا صفایا ہو جائے گا البتہ اس مسیح موعود کے متعلق مسلمانوں اور عیسائی اس بات پر متفق ہے کہ مسیح موعود سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہے جو کہ مسیحِ ہدایت ہے اور اس کے مقابلے میں مسیحِ دجال ہو گا جو مسیحِ ضلالت ہو گا۔ وہی ساری برائی اور فساد کی جڑ ہے جس کا خاتمہ عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ہو گا جب کہ یہودیوں کا خیال یہ ہے مسیحِ ہدایت دجال ہے، وہی نسلِ داودی سے ہے، وہ آکر ان کے لیے لڑے گا اور ان کے دین کو سربلند کرے گا۔

مصادر ومراجع

---

[1] رازی، ابوعبداللہ محمد بن عمر، تفسیر مفاتیح الغیب (بیروت: دار احیاء التراث العربی، طبع ثالث، 1420ھ) ج:8، ص:222

[2] جمال الدین محمد طاہر بن علی صدیقی، مجمع بحار الانوار فی غرائب التنزیل ولطائف الاخبار (مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ، طبع ثالث، 1387ھ/1967ء) ج:2، ص:150

[3] رازی، ابوعبداللہ محمد بن عمر، تفسیر مفاتیح الغیب (بیروت: دار احیاء التراث العربی، طبع ثالث، 1420ھ) ج:8، ص:222

[4] احمد مختار عبدالحمید عمر، معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ (بیروت: عالم الکتاب، طبع اول، 1429ھ/2008ء) ج:1، ص:724

[5] افریقی، ابن منظور محمد بن مکرم، لسان العرب (بیروت: دار صادر، طبع ثالث، 1414ھ) ج:11، ص:237

[6] ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی، التذکرۃ باحوال الموتی وامور الآخرۃ (ریاض: مکتبۃ دار المنھاج للنشر والتوزیع، طبع اول، 1425ھ) ص:1279

[7] احمد بن علی ابن حجر عسقلانی، فتح الباری (بیروت: دار المعرفۃ، 1379ھ) ج:13، ص:92

[8] سورۃ الانعام 158:06

[9] محمد بن عیسی ترمذی، سنن ترمذی (بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1998ء) ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الانعام، حدیث نمبر 3072، یہ حدیث صحیح ہے۔

[10] سورۃ النساء 159:4

[11] سورۃ الزخرف 61:43

[12] ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، ج:13، ص:92

[13] سورۃ الکھف 94:18

[14] امین محمد جمال الدین، امت مسلمہ کی عمر، مترجم: پروفیسر خورشید عالم (لاہور: مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور، طبع اول، ستمبر 2001ء) ص:100

[15] محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری (بیروت: دار طوق النجاۃ، طبع اول، 1422ھ) کتاب الفتن، باب ذکر الدجال، حدیث نمبر 7128

[16] مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم (بیروت: دار احیاء التراث العربی) کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ذکر الدجال، حدیث نمبر 2937

[17] ایضاً، باب قصۃ الجساسۃ، حدیث نمبر 2942

[18] ابو داود سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد (بیروت: المکتبۃ العصریۃ) کتاب الملاحم، باب خروج الدجال، حدیث نمبر 4320 یہ حدیث صحیح ہے۔

[19] زین الدین محمد عبد الرؤوف، فیض القدیر (مصر: المکتبۃ التجاریۃ الکبری، طبع اول، 1356ھ) ج:3، ص:537

[20] محمد ناصر الدین البانی، موسوعۃ الالبانی فی العقیدۃ (یمن: مرکز النعمان للبحوث والدراسات، طبع اول، 1431ھ/2010ء) ج:8، ص:250

[21] ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، ج:13، ص:406

[22] شمس الدین محمد بن احمد قرطبی، التذکرۃ فی احوال الموتی والامور الآخرۃ (ریاض: مکتبۃ دار المنہاج للنشر والتوزیع، طبع اول، 1425ھ) ص:815

[23] ابو زکریا یحیٰ بن شرف النووی، شرح صحیح مسلم (بیروت: دار احیاء التراث العربی، طبع ثانی، 1392ھ) ج:18، ص:48

[24] محمد بن علی شوکانی، نیل الاوطار (مصر: دار الحدیث، طبع اول، 1413ھ/1993ء) ج:16، ص:8

[25] صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب من رای ترک النکیر من النبی ﷺ حجۃ لا من غیر الرسول، حدیث نمبر 7355

[26] احمد بن عبد الحلیم، ابن تیمیہ، الفرقان بین اولیاء الرحمٰن واولیاء الشیطان (دمشق: مکتبۃ دار البیان، 1405ھ/1985ء) ج:1، ص:321

[27] ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، النہایۃ (بیروت: دار احیاء التراث العربی، طبع اول، 1408ھ/1988ء) ج:1، ص:54

[28] ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم، المستدرک علی الصحیحین (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، طبع اول، 1411ھ/1990ء) کتاب الفتن والملاحم، حدیث نمبر 7619 یہ حدیث صحیح ہے۔ ذہبی۔

[29] صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال، حدیث نمبر 7128

[30] ابو یعلی احمد بن علی موصلی، مسند ابی یعلی (دمشق: دار المامون للتراث، طبع اول، 1404ھ/1984ء) حدیث نمبر 1074

[31] صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ ولتصنع علی عینی، حدیث نمبر 7407

[32] صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ذکر الدجال وصفتہ ومامعہ، حدیث نمبر 2933

33 صحیح بخاری، کتاب الملاحم، باب خروج الدجال، حدیث نمبر 4316

34 ابن ماجہ، محمد بن یزید قزوینی، سنن ابن ماجہ (بیروت: دار احیاء التراث العربی) ابواب الفتن، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسی بن مریم وخروج یاجوج وماجوج، حدیث نمبر 4077

35 سنن ترمذی، ابواب الفتن، باب من این یخرج الدجال، حدیث نمبر 2237۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

36 ابو بکر بن ابی شیبہ، المصنف (ریاض: مکتبۃ الرشد، طبع اول، 1409ھ) کتاب الفتن، باب ماذکر فی فتنۃ الدجال، حدیث نمبر 40286 یہ اثر منقطع ہے۔

37 صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب فی بقیۃ من احادیث الدجال، حدیث نمبر 2944

38 امام احمد بن حنبل، مسند احمد (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، طبع اول، 1421ھ / 2001ء) مسند ابی ہریرہ، حدیث نمبر 84153

39 سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسی ابن مریم وخروج یاجوج وماجوج، حدیث نمبر 4087

40 سعید احمد پالن پوری، تحفۃ الالمعی (کراچی: زمزم پبلیشرز، جنوری 2011ء) ج:5، ص:606

41 ایضاً

42 صحیح مسلم، کتاب الحج، باب صیانۃ المدینۃ من دخول الطاعون والدجال الیھا، حدیث نمبر 1380

43 صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب قصۃ الجساسۃ، حدیث نمبر 2942

44 مسند احمد، من حدیث اسماء بنت یزید، حدیث نمبر 27578، اس حدیث میں شہر بن حوشب آئے ہیں جو کہ ضعیف ہے

45 سنن ابی داؤد، کتاب الفتن والملاحم، باب المھدی، حدیث نمبر 4283 یہ حدیث صحیح ہے۔

46 صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب فی فتح قسطنطنیہ وخروج دجال ونزول عیسی ابن مریم، حدیث نمبر 2897

47 صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب قصۃ الجساسۃ، حدیث نمبر 2942

48 ایضاً

49 ایضاً

50 ایضاً، باب فتح قسطنطنیہ وخرج الدجال، حدیث نمبر 2897

51 سلیمان بن احمد طبرانی، المعجم الکبیر (قاہرہ: مکتبۃ ابن تیمیۃ، طبع ثانی) حدیث نمبر 214

52 ایضاً

53 سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسی ابن مریم وخروج یاجوج ماجوج، حدیث نمبر 4078

54 مسند احمد، بقیۃ حدیث الصعب بن جثامۃ، حدیث نمبر 16667 یہ روایت منقطع ہے۔

55 سنن ترمذی، ابواب الفتن، باب من این یخرج الدجال، حدیث نمبر 2237۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 4072

56 احمد بن حنبل، مسند احمد، مسند انس ابن مالک، حدیث نمبر 13344

57 صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب فی بقیۃ من احادیث الدجال، حدیث نمبر 2944

58 ابو بکر عبد الرزاق صنعانی، المصنف (بیروت: المکتب الاسلامی، طبع ثانی، 1403ھ) کتاب الجامع، باب الدجال، حدیث نمبر 21903

59 ملا علی قاری علی بن سلطان، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح (بیروت: دار الفکر، طبع اول، 1422ھ/2002) ج:8، ص:481

60 ناصر الدین البانی، سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ واثرھا السیئ فی الامۃ، ج:13، ص:200

61 سنن ابی داوٗد، کتاب الملاحم، باب خروج الدجال، حدیث نمبر 4321

62 صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ذکر الدجال وصفتہ ومامعہ، حدیث نمبر 2934

63 ایضاً، حدیث نمبر 2937

64 صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ذکر الدجال وصفتہ ومامعہ، حدیث نمبر 2935

65 صحیح بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب لا یدخل الدجال المدینۃ، حدیث نمبر 1783

66 ایضاً، حدیث نمبر 1783

67 ایضاً، حدیث نمبر 1783

68 مسند احمد، حدیث النواس بن السمعان، حدیث نمبر 17629

69 صحیح بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب لا یدخل الدجال المدینۃ، حدیث نمبر 1783

70 ایضاً، کتاب الدعوات، باب الاستعاذۃ من فتنۃ الغنی، حدیث نمبر 6376

71 صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب مایستعاذ منہ فی صلاۃ، حدیث نمبر 588

72 ایضاً، حدیث نمبر 588

73 ایضاً، حدیث نمبر 590

74 ایضاً، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل سورۃ الکھف وآیۃ الکرسی، حدیث نمبر 809

75 نووی، شرح صحیح مسلم، ج:18، ص:58

76 سنن ابی داوٗد، کتاب الملاحم، باب خروج الدجال، حدیث نمبر 4319، حدیث صحیح ہے۔

77 صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب فی بقیۃ من احادیث الدجال، حدیث نمبر 2947

78 ایضاً، باب فی فتح قسطنطنیہ وخروج دجال ونزول عیسیٰ ابن مریم، حدیث نمبر 2897

79 ایضاً، باب ذکر الدجال، حدیث نمبر 2937

80 محمد بن حبان تمیمی، صحیح ابن حبان (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، طبع اول، 1408ھ/1988ء) النوع التاسع والعشرون، ذکر الاخبار عن وصف الامن الذی یکون فی الناس بعد قتل ابن مریم الدجال، حدیث نمبر 4993

81 یوحنا 2:18

82 یوحنا 2:22

[83] یوحنا4:3

[84] یوحنا1:7

[85] دانیال:7:25

[86] تھسلنیکیوں1:2تا12

[87] رابرٹ وین ڈی ویئر، یہودیت تاریخ، عقائد، فلسفہ، مترجم: ملک اشفاق(لاہور: بک ہوم لاہور، 2009ء)، ص:151

[88] اشعیاء2:4

[89] اشعیا17:2

[90] اشعیاء11:1

[91] اشعیاء4:11

[92] اشعیاء25:8

[93] الیہود تاریخ وعقیدۃ، ص:152

[94] ایضاً

[95] یسعیا1:16،1:42

[96] زبور28:89

[97] ہوسیع2،5:3

[98] دانیال2:27،26

[99] دانیال2:27،26

[100] دانیال11:36

[101] زکریا9:9،10

[102] ایزاخیل37:21،22

[103] Rebiulding the Beit Hamikdash in Our Days, https://blogs.timesofisreal. Com/rebuilding.the.beit/hamikdash-in-our-days

[104] The Jewish Encycolpaaedia,KTAV Pubishing House Inc, New York, USA, v:2, P:118

[105] http://www.jewishencyclopedia.com/articles/10729-mesiah

[106] The Jewish Encyclopeadia, v:2,P:119

[107] یرمیاہ50:19،20